98822 ـ مردوں كے ليے باربر شاپ كھولنے كا حكم

سوال

مردوں كے ليے سيلون اور باربر شاپ كھولنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

مردوں كى حجامت وغيره كے ليے باربر شاپ كھولنے ميں كوئى حرج نہيں، اور يہ پيشہ اختيار كرنا صحيح ہے، ليكن شرط يہ ہے كہ اس ميں حرام كاموں سے اجتناب كيا جائے، مثلا داڑھى نہ تو كاٹى جائے اور نہ ہى شيو كى جائے، اور نہ ہى ابرو وغيره بنائے جائيں، اور اسى طرح كافروں كى مشابہت ميں سر كے بال بھى نہ كاٹے جائيں.

اس كى مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (34822) اور (1189) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص سوال كرتا ہے كہ:

اس كے ايك رشتہ دار كى باربر شاپ اور سيلون كى دوكان ہے جو اس نے ملازم كو كرايہ پر دے ركھى ہے، اس نصيحت كى گئى كہ يہ مال حرام ہے اور مسلمانوں كى داڑھى مونڈنا جائز نہيں، تو اس نے جواب ديا:

ميں تو ملازم سے صرف ڈيڑھ سو ريال كرايہ ليتا ہوں، اور لوگ اپنى داڑھياں منڈوانے ميں آزاد ہيں، ميں انہيں مجبور تو نہيں كرتا ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اگر تو اس باربر شاپ ميں يہ عبارت لكھى ہوئى ہے كہ داڑھى مونڈنا حرام ہے، اور اس پر عمل بھى كيا جاتا ہے، اور جو بھى داڑھى منڈوانے آئے وہ اس سے انكار كرتا ہے تو پھر اللہ تعالى كا رزق طلب كرنے ميں كوئى حرج نہيں.

ليكن اگر وہ گاہك كے كہنے پر داڑھى بھى مونڈتا ہے، اور سر كے بال بھى تو پھر يہ جائز نہيں، بلكہ اسے يہ سيلون بند كر كے اس سے كوئى بہتر كام كر لينا چاہيے، اور يہ ياد ركھے كہ جو كوئى بھى اللہ تعالى كے ليے كوئى چيز ترك كرتا ہے تو اللہ تعالى اسے اس سے بھى بہتر اور اچھى چيز عطا فرماتا ہے.

حاصل یہ ہوا کہ: سیلون اور باربر شاپس کھولنے میں تفصیل پائی جاتی ہے:

اگر تو انسان وہاں حرام اشیاء مونڈنے سے پرہیز کرےگا تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں؛ اور یہ دوکان رزق کے اسباب میں شامل ہے، اور اگر وہاں وہ گاہك كی مرضی کے مطابق عمل کرےگا چاہے وہ حلال ہو یا حرام تو پھر جائز نہیں " انتہی.

ماخوذ از: لقاء الباب المفتوح (13 / 79).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے یہ سوال بھی دریافت کیا گیا:

میرے پاس کئی ایك دوکانیں ہیں، اور میں انہیں بعض باربر شاپ کا کام کرنے والوں کو کرایہ پر دینا چاہتا ہوں، تو کیا اس میں کوئی حرج تو نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر آپ سیلون بنانے والوں کو دوکانیں کرایہ پر دیتے ہیں تو اس میں حرج ہے، کیونکہ یہ تو معلوم ہی ہے کہ نائی حسب عادت ہر کام کرتے ہیں، وہ سر بھی مونڈتے ہیں، اور داڑھیاں بھی، بلکہ ہو سکتا ہے ان کے پاس سر کے بال بنانے والوں سے زیادہ لوگ داڑھی منڈوانے کے لیے آئیں، غالب اور عام طور پر عادت تو یہی ہے.

اس بنا پر نائی کو اس شرط پر دوکان کرایہ پر دینی جائز ہے کہ وہ وہاں داڑھی نہ مونڈے، تو اس وقت کوئی حرج نہیں، اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے کرایہ پر حاصل کردہ ان دوکانوں میں داڑھی مونڈی ہے تو کرایہ کا معاہدہ ختم ہو جائیگا، کیونکہ کرایہ دار نے ایك صحیح شرط کو پورا نہیں کیا، نائی کو دوکانیں کرایہ پر دینے کا جواب یہی ہے.

یعنی باربر شاپ والوں کو دوکانیں کرایہ پر اس شرط سے دی جا سکتی ہیں کہ: وہ وہاں داڑھی نہ مونڈیں، اور نہ ہی کوئی اور حرام کام کریں، اس کی دلیل یہ ہے کہ انہیں کرایہ پر دوکان دینی ان کے اس حرام فعل میں معاونت ہوگی.

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم گناہ و معصیت اور ظلم و زیادتی میں تعاون مت کرو .

اور اسے کرایہ پر دینے کی حرمت پر درج ذیل فرمان نبوی بھی دلالت کرتا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب اللہ تعالی کوئی چیز حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے "

اور کرایہ اس منفعت کی قیمت ہے جو کرایہ دار اس سے حاصل کرتا ہے. انتہی.

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب

واللہ اعلم .